’’کتاب الآثار‘‘ کی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت

ایک تحقیقی جائزہ

مولوی عبدالصمد دانیال انصاری
متعلم تخصصِ علومِ حدیث، جامعہ

تدوینِ حدیث کا سلسلہ عہدِ نبوی سے شروع ہو چکا تھا، متعدد احادیثِ نبویہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو احادیثِ مبارکہ قلم بند کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے احادیثِ رسول کو صحیفوں میں جمع فرمایا، مصادر سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۹ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس احادیث کی تحریری کتب اور مجموعے تھے[1]، جن میں حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا حدیثی مجموعہ مشہور ہے جو ’’الصادقة‘‘ سے موسوم تھا، اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا جمع کردہ ’’الصحیفة الصحیحة‘‘ ہے، جو انہوں نے اپنے شاگرد ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کے لیے ترتیب دیا تھا اور یہ مجموعہ ’’صحیفة أبي هريرةؓ لهمام بن منبهؒ‘‘ کے نام سے مشہور ہے۔

قرنِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد سب سے پہلے فقہی ابواب کی ترتیب پر تدوینِ حدیث کی بنیاد امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ڈالی، اور اپنی گراں قدر کتاب ’’کتاب الآثار‘‘ تالیف فرمائی، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے حدیثِ نبویہ کے جتنے صحیفے اور مجموعے لکھے گئے اُن کی ترتیب فنی نہ تھی، بلکہ اُن کے جامعین نے اپنے حافظے سے جو حدیثیں ان کو یاد تھیں انہیں کیف ما اتفق قلم بند کیا تھا، لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ’’کتاب الآثار‘‘ میں احادیثِ نبویہ کو نہایت ہی خوش اُسلوبی کے ساتھ مرتب و مبوب صورت میں ابواب کی ترتیب پر جمع فرمایا اور بعد کے ائمہ کے لیے ترتیب و تبویب کا ایک عمدہ نمونہ قائم کر دیا، چنانچہ علامہ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ ’’جامع المسانید‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’وأما النوع الثامن: من مناقبه وفضائله التي لم يشاركه فيها من بعده، أنَّه

أوّل من دوّن علمَ الشريعة ورتَّبهٗ أبوابًا، ثم تابعهٗ مالك بن أنس رضي الله عنه في ترتيب الموطأ، لم يسبق أباحنيفة أحد؛ لأن الصحابة رضوان الله عليهم والتابعين بإحسان لم يضعوا في علم الشريعة أبواباً مبوبةً ولا كتباً مرتبةً وإنما كانوا يعتمدون على قوة حفظهم، فلمّا رأى أبو حنيفةؒ العلمَ منتشرًا، فخاف عليه الخلف السوء أن يضيعوه على ما قال عليه السلام: ’’إن الله تعالٰى لا يَقبض العلم انتزاعا ينتزعهٗ، وإنما يقبِضهٗ بموت العلماء، فبقي رؤوسًا جهالًا، فيفتون بغير علم فيضلون و يضلون.‘‘ فلذلك دوَّنهٗ أبو حنيفةؒ أبوابًامبوّبةً وكتباً مرتبةً، فبدأ بالطهارة، ثم بالصلاة، ثم بالصوم، ثم سائر العبادات، ثم بالمعاملات، ثم ختم الكتاب بالمواريث، وإنما بدأ بالطهارة والصلاة؛ لأنها آخر أحوالِ النّاس.‘‘(۲)

’’تبييض الصحيفة‘‘ میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے، وہ فرماتے ہیں:

’’ من مناقب أبي حنيفة التي انفرد بها أنهٗ أوّل من دوّن علم الشريعة ورتَّبهٗ أبوابًا، ثم تبِعهٗ مالك بن أنس في ترتيب الموطأ، ولم يَسبِق أباحنيفةؒ أحد.‘‘(۳)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۹۷۴ھ) فرماتے ہیں:

’’ إنهٗ أوّل من دوَّن علم الشريعة، ورتَّبهٗ أبوابًا وكتباً على نحو هو ما عليه اليوم، وتبِعهٗ مالك في موطئه.‘‘(۴)

مذکورہ بالا عبارات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ فقہی ابواب واحکام کے موضوع پر تالیف کے میدان میں اولیت کا شرف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہی کو حاصل ہے اور امام صاحبؒ کی ’’كتاب الآثار‘‘ نے فقہی ترتیب، اور انتخابِ روایات میں متأخرین کے لیے اچھا نقشِ قدم چھوڑا ہے، لیکن اس کے باوجود بعض اہلِ علم نے اس بات کا سرے سے انکار کیا ہے کہ امام صاحبؒ کی حدیث میں کوئی تصنیف ہی نہیں اور ’’كتاب الآثار‘‘ کی نسبت امام اعظمؒ کے تلمیذِ رشید امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ یا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کی ہے، اسی بات کے پیشِ نظر ’’كتاب الآثار‘‘ کے متعلق اہلِ علم کی تصریحات کو پیش کیا جاتا ہے، جس سے اس بات کی توثیق ہوتی ہے کہ ’’كتاب الآثار‘‘ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی کی تصنیف ہے۔

’’کتاب الآثار‘‘ کی نسبت کے متعلق ائمہ حدیث وفقہ کی تصریحات

’’کتاب الآثار‘‘ کو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے کئی تلامذہ نے روایت کیا ہے، جن میں سرِفہرست امام ابویوسف، امام محمد بن حسن الشیبانی، امام زفر بن ہذیل، حسن بن زیاد، حماد بن ابی حنیفہ اور محمد بن خالد وہبی رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۸۱ھ) نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں جو اشعار کہے ہیں، ان میں ’’کتاب الآثار‘‘ کا ذکر اس طرح فرمایا ہے:

روى آثارهٗ فأجاب فيها كطيران الصقور من المنيفة
فلم يك بالعراق لهٗ نظير ولا بالمشرقين ولا بكوفة(۵)

’’انہوں نے آثار کو روایت کیا تو اس سرعت سے رواں ہوئے جیسے بلندی سے شکرے اُڑتے ہیں، سو نہ تو عراق میں ان کی نظیر تھی، نہ مشرق ومغرب میں اور نہ کوفہ میں۔‘‘

حافظ ابوالشیخ ابن حیان رحمۃ اللہ علیہ (ت:۳۶۹ھ) نے اپنی کتاب ’’طبقات المحدثين‘‘ میں احمد بن رُستہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

’’أحمد بن رُستة بن بنت محمد بن المغيرة كان عنده السنن عن محمد بن حكم عن زفر عن أبي حنيفةؒ.‘‘(۶)

’’احمد بن رُستہ کے پاس محمد بن حکم از زفر از ابوحنیفہ کی روایت سے کتاب السنن تھی۔‘‘

حافظ ابن ماکولا رحمۃ اللہ علیہ (ت:۴۷۵ھ) نے ’’الإكمال‘‘ میں ذکر فرمایا ہے:

’’أحمدُ بن بكر بن سيف، أبو بكر الجُصَيني، ثقة يميل إلى أهل النظر، روى عن أبي وهب عن زفر بن هذيل عن أبي حنيفةؒ كتابَ الآثار...‘‘(۷)

’’احمد بن بکر بن سیف ابوبکر الجصینی ثقہ راوی ہیں، اہلِ نظر کی طرف میلان رکھتے ہیں، وہ کتاب الآثار ابووہب سے روایت کرتے ہیں، وہ امام زفر بن ہذیل سے روایت کرتے ہیں، امام زفر بن ہذیل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔‘‘

علامہ سمعانی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۵۶۲ھ) نے ’’الأنساب‘‘ میں لکھا ہے:

’’والمشهور بالانتساب إليها أبو بكر أحمد بن بكر بن سيف الجصيني، ثقة يميل ميل أهل النظر، يروي عن أبي وهب عن زفر بن الهذيل عن أبي حنيفة

كتاب الآثار...''(۸)

''ابوبکر احمد بن بکر بن سیف الجصینی کی نسبت (محلہ جصین) کی طرف مشہور ہے، ثقہ، مائل باہلِ نظر ہیں، وہ کتاب الآثار روایت کرتے ہیں ابووہب سے، وہ امام زفر بن ہذیل سے، وہ امام ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہیں۔''

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۵۸۷ھ) نے ''بدائع الصنائع'' میں ''کتاب الآثار'' کی نسبت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف واضح فرمائی ہے:

''كذا ذُكر في آثار أبي حنيفةؒ.''(۹)

''اسی طرح امام ابوحنیفہؒ کی ''کتاب الآثار'' میں مذکور ہے۔''

علامہ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۶۵۵ھ) نے ''جامع المسانيد'' میں نقل فرمایا ہے:

''وأما المسند الثالث عشر الذي يرو يه حماد بن أبي حنيفة عن أبيه أبي حنيفة رضي الله عنه...''(۱۰)

''تیرہویں مسند جسے حماد بن ابی حنیفہ اپنے والد ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔''

حافظ عبدالقادر قرشی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۷۷۵ھ) نے ''الجواهر المضية'' میں یوسف بن ابی یوسف کے ترجمہ میں فرمایا ہے:

''روى كتاب الآثار عن أبيه، عن أبي حنيفة، وهو مجلد ضخم...''(۱۱)

''انہوں نے کتاب الآثار اپنے والد (ابو یوسف) سے روایت کی ہے، وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور ''کتاب الآثار'' ایک ضخیم کتاب ہے۔''

حافظ عبدالقادر قرشی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۷۷۵ھ) ''الجواهر المضية'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''يروي عن أبي وهب، عن زفر بن الهذيل، عن أبي حنيفة ''كتاب الآثار''.''(۱۲)

امام ابن بزاز کردری رحمۃ اللہ علیہ (ت:۸۲۷ھ) نے ''مناقب الإمام الأعظم رضي الله عنه'' میں امام حفص بن غیاثؒ کے ترجمے میں بروایت امام جوزجانیؒ نقل کیا ہے:

''وفي رواية الإمام الجوزجاني قال: سمعتهُ يقول: سمعت من الإمام آثارهُ...''(۱۳)

''امام جوزجانیؒ کی روایت میں یہ بات مذکور ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے حفص بن غیاثؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے امام صاحبؒ سے ان کی ''کتاب الآثار'' سماعت کی ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۸۵۲ھ) نے ''تعجیل المنفعة'' میں فرمایا ہے:

''والموجود من حديث أبي حنيفةؒ مفرداً إنما هو كتابُ الآثار التي رواها محمد بن الحسن عنهُ...''.(۱۴)

''حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جو مستقل کتاب پائی جاتی ہے وہ ''كتاب الآثار'' ہے، جسے امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہؒ سے روایت فرمایا ہے۔''

اسی طرح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۸۵۲ھ) ''الإيثار بمعرفة رواة الآثار'' کے مقدمے میں فرماتے ہیں:

''فإنّ بعض الإخوان التمس منّي الكلامَ على رواة كتابِ الآثار للإمام أبي عبدالله محمد بن الحسن الشيباني التي رواها عن الإمام أبي حنيفة ...''.(۱۵)

''بعض بھائیوں نے مجھ سے امام ابوعبداللہ محمد بن الحسن الشیبانیؒ کی ''كتاب الآثار'' کے رُوات پر کلام کرنے کی درخواست کی، جو انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرمائی ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۸۵۲ھ) ''لسان الميزان'' میں محمد بن ابراہیم بن حبیش کے ترجمہ میں فرماتے ہیں:

''روى عن محمد بن شجاع البلخي عن الحسن بن زياد اللؤلؤي عن محمد بن الحسن عن أبي حنيفة كتاب ''الآثار''.(۱۶)

''محمد بن ابراہیم بن حبیش نے كتاب الآثار محمد بن شجاع بلخی سے روایت کرتے ہیں، وہ حسن بن زیاد لؤلؤی سے، وہ امام محمد بن حسن سے، وہ امام ابوحنیفہ سے روایت فرماتے ہیں۔''

مذکورہ بالا عبارت پر محدث سید مہدی حسن شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''قلائد الأزهار على كتاب الآثار'' کے مقدمے میں نقد فرمایا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے: ''حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا سند میں محمد بن الحسنؒ کا اضافہ صحیح نہیں ہے، شاید اس میں اضافہ اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ ''كتاب الآثار'' کی نسبت امام محمد بن الحسن کی طرف مشہور ہے، لیکن حسن بن زیادؒ امام ابوحنیفہؒ کے اولین تلامذہ میں سے ہیں اور انہوں نے امام محمدؒ سے کوئی روایت نہیں لی، بلکہ خود امام محمدؒ نے ان سے استفادہ کیا ہے، پس ابن زیادؒ امام ابوحنیفہؒ سے بغیر کسی واسطہ سے ''كتاب الآثار'' روایت کرتے ہیں۔''(۱۷)

صحیح سند وہی ہے جو علامہ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے ''جامع المسانيد'' میں نقل کی ہے:

''قال: أخبرنا أبو الحسن محمد بن إبراهيم بن الخنيس البغوي قال: حدثنا

أبو عبدالله محمد بن الشجاع البلخي قال: حدثنا الحسن ابن زياد اللؤلؤي صاحب أبي حنيفة رحمه الله عن أبي حنيفة رضي الله عنه.''(۱۸)

شیخ محمد عابد سندھی انصاری رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۲۵۷ھ) ''حصر الشارد'' میں ''كتاب الآثار'' کے متعلق اپنی سند یوں بیان کرتے ہیں:

''الآثار: رواية محمد بن الحسن الشيباني عن أبي حنيفة وغيره: فأرويه عن...إلخ''(۱۹)

علامہ ابوالوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۳۹۵ھ) ''كتاب الآثار'' کے مقدمے میں رقم طراز ہیں:

'' وإنَّ أوّل كتاب أُلِّف في علم الحديث النبوي وآثاره وأخباره وأقوال أصحابه وأتباعهم وأحسن ترتيبا وانتخابا مرتّبا على الأبواب كتاب الآثار لإمام الأئمة الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان بن ثابت التيمي الفارسي الكوفي ...''(۲۰)

''امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تیمی فارسی کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی ''كتاب الآثار''، علم حدیثِ نبوی اور اخبار وآثار اور صحابہؓ وتابعینؒ کے اقوال میں بترتیبِ ابواب سب سے پہلے جمع کی گئی ہے اور ترتیب وانتخاب کے اعتبار سے انتہائی بہترین ہے۔''

شارح ''كتاب الآثار''، مفتی سید مہدی حسن شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ (ت:۱۳۹۶ھ) ''قلائد الأزهار'' کے مقدمے میں تصریح فرماتے ہیں:

'' وكتاب الآثار أوّل كتاب دوِّن في الإسلام بعد قرن الصحابة رضي الله عنهم، ألّفه الإمام الأعظم نعمان ابن ثابت الكوفي التابعي والإمام محمد بن الحسن راويه عن الإمام.''(۲۱)

''اسلام میں قرنِ صحابہؓ کے بعد سب سے پہلی کتاب ''كتاب الآثار'' تدوین کی گئی ہے، امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کے مؤلف ہیں، اور امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ کتاب امام اعظمؒ سے روایت کرتے ہیں۔''

ایک دوسرے مقام پر علماء کی تصریحات نقل کرنے کے بعد یوں تبصرہ فرماتے ہیں:

''فالكتاب معروفٌ مشهورٌ فيما بين القوم أنه للإمام.''(۲۲)

''پس علماء کے درمیان یہ بات مشہور ومعروف ہے کہ کتاب (الآثار) امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی

(تالیف) ہے۔‘‘

محقق العصر مولانا محمد عبد الرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۱۴۲۰ھ) ’’کتاب الآثار‘‘ کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

’’اس سلسلہ میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ’’کتاب الآثار‘‘ کے سوا آج ہمارے پاس سنن کی کوئی کتاب ایسی موجود نہیں کہ جس کے مصنف کو تابعیت کا شرف حاصل ہو اور یہ وہ فضیلت ہے جس میں امام ابوحنیفہؒ اس عہد کے تمام نامور ائمہ میں ممتاز ہیں۔‘‘(۲۳)

ائمہ حدیث وفقہ کی تصریحات کے بعد یہ بات معلوم ہوئی کہ ’’کتاب الآثار‘‘ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے، اور ان کے تلامذہ نے ان سے یہ کتاب روایتاً اخذ کی ہے، ورنہ ایک ہی کتاب، ایک ہی نام سے، ایک ہی استاذ کے تلامذہ کی تالیف کیونکر ہوسکتی ہے؟ جس طرح امام مالکؒ سے ان کے متعدد تلامذہ ’’کتاب الموطا‘‘ روایت کرتے ہیں، اسی طرح امام ابوحنیفہؒ سے ان کے متعدد تلامذہ ’’کتاب الآثار‘‘ روایت کرتے ہیں، ’’کتاب الآثار‘‘ کے نسخوں کے درمیان فرق کے پیشِ نظر ’’کتاب الآثار‘‘ کی ان کے رُوات کی طرف نسبت کی جاتی رہی ہے، جس سے بعد کے زمانے میں یہ تأثر پیدا ہوا کہ ’’کتاب الآثار‘‘ امام صاحبؒ کی تالیف نہیں ہے، لیکن مذکورہ بالا نصوص کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوچکی ہے کہ ’’کتاب الآثار‘‘ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی تالیف نہیں ہے، بلکہ خود امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی تالیف ہے، واللہ اعلم۔

وما توفيقي إلا بالله، عليه توكلت، وإليه أنيب

حواشی وحوالہ جات

۱- عہد بنوامیہ میں محدثین کی خدمات، از ڈاکٹر عبدالغفار بخاری، ط: نشریات، لاہور
۲- جامع مسانيد الإمام الأعظم للإمام الخوارزمي (۳٤/ ۱) ط: مجلس دائرة المعارف، حيدرآباد دكن، الهند.
۳- تبييض الصحيفة في مناقب أبي حنيفة للإمام السيوطي (۱۱۹)، ط: دار الكتب العلمية.
٤- الخيرات الحسان لابن حجر الهيتمي المكي (۷۳)، ط: مطبعة المدني، القاهرة، مصر.
٥- مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة لصدر الأئمة (۱۹۰/ ۲).
٦- طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها لأبي الشيخ الأصبهاني (٤/ ۱٥۷) ط: مؤسسة الرسالة، بيروت
۷- الإكمال في رفع الإرتياب عن المؤتلف والمختلف في الأسماء والكنى والأنساب لابن ماكولا (۳/ ۳۹)، ط: دائرة المعارف بحيدرآباد دكن، الهند.
۸- الأنساب لأبي سعيد عبد الكريم السمعاني (٦٤۲/ ۲) ط: دار الفكر، بيروت، لبنان.
۹- بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع للعلامة الكاساني (۱٥۷/ ۱)، ط: مطبعة شركة المطبوعات العلمية، مصر.

١٠-جامع مسانيد الإمام الأعظم للإمام محمد بن محمود الخوارزمي (٧٥/ ١)، ط: دائرة المعارف حيدرآباد، الهند.

١١- الجواهر المضية في طبقات الحنفية لمحي الدين عبد القادر القرشي الحنفي (٦٤٥/ ٣)، ط: دار الهجر، القاهرة.

١٢- المصدر السابق (١٥٢/ ١).

١٣- مناقب الإمام الأعظم للإمام الكردري (٢٠٦/ ٢)، ط: المكتبة الإسلامية كو يتة، پاكستان

١٤- تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة لابن حجر العسقلاني (١/ ٢٣٩)، ط: دار البشائر، بيروت.

١٥- الإيثار بمعرفة الآثار لابن حجر العسقلاني(٣٨٤)، الرحيم اكيدمي، كراتشي.

١٦- لسان الميزان لابن حجر العسقلانى (٤٨٧/ ٦)، ط: دار البشائر الإسلامية، بيروت.

١٧- قلائد الأزهار على كتاب الآثارللسيد مهدي حسن الشاهجانفوري (١/ ٢)، مطبعة آزاد، ديو بند، الهند.

١٨- جامع مسانيد الإمام الأعظم للإمام الخوارزمي (٣٧/ ١).

١٩- حصر الشارد من أسانيد محمد عابد لمولانا محمد عابد السندي الأنصاري (١١٦/ ١)، ط: مكتبة الرشد، رياض.

٢٠- مقدمة كتاب الآثار لأبي الوفاء الأفغاني (١)، دار الكتب العلمية.

٢١- قلائد الأزهار علي كتاب الآثار (٢/ ١).

٢٢- المصدر السابق.

٢٣- كتاب الآثار للإمام أبي حنيفة (٥)، ط: الرحيم اكيدمى، كراتشي.

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....